Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

قائمقام ایڈیٹر شیخ خورشید احمد

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم بدھ

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹	۲۶ رجب ۱۳۹۵ھ ۶ ظہور ۱۳۵۴ہش ۶ اگست ۱۹۷۵ء	نمبر ۱۷۹

طبی معائنہ اور علاج کی غرض سے
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بیرونِ ملک تشریف لے گئے

ربوہ ۵ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز طبی معائنہ اور علاج کی غرض سے آج صبح سوا چار بجے کے قریب بیرونِ ملک جانے کے لئے بذریعہ کار ربوہ سے لاہور تشریف لے گئے جہاں سے پونے گیارہ بجے بذریعہ طیارہ کراچی روانہ ہوگئے۔ حضور کی حرم محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی بھی حضور کے ہمراہ تشریف لے گئی ہیں۔ ان کے علاوہ مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ایم۔اے بطور پرائیویٹ سیکرٹری حضور کے ہمراہ گئے ہیں۔ جن دیگر اصحاب کو حضور کی معیت میں یہ سفر کرنے کا خصوصی فخر حاصل ہوا ہے ان میں محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب، مکرم نواب زادہ شاہد احمد خان صاحب پاشا اور مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی بھی شامل ہیں۔ کراچی سے بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضور بخیریت کراچی پہنچ گئے ہیں۔ الحمدللہ

حضور نے امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو مقرر فرمایا ہے۔

احبابِ جماعت خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر میں حضور کا اور حضور کے جملہ رفقاء کا حافظ و ناصر ہو اور حضور کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے اور حضور بخیر و عافیت جلد تر واپس تشریف لائیں۔ آمین

احبابِ جماعت کے نام
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا محبت بھرا پیغام
باہمی پیار اور اتحاد سے رہیں میری صحت کیلئے جماعت کیلئے اور وطنِ عزیز کیلئے دعائیں کرتے رہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

عزیز بھائیو اور بہنو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گذشتہ کئی ماہ سے خاکسار بیمار چلا آرہا ہے۔ اگرچہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی افاقہ ہے لیکن ابھی پوری صحت ہونے میں نہیں آرہی۔ طبی مشورہ بھی یہی ہے۔ بزرگانِ جماعتِ پاکستان بھی یہی مشورہ دے رہے ہیں اور بیرونِ پاکستان کے دوست بھی یہ خواہش رکھتے ہیں کہ میں باہر جاکر تشخیص اور علاج کرواؤں۔

اس لئے دعاؤں اور استخارہ کے بعد چند ہفتوں کے لئے پاکستان سے باہر جا رہا ہوں سب دوست دعا فرماویں کہ اللہ الشافی محض اپنے فضل و کرم سے تشخیص و علاج کا یہ زمانہ مختصر کر دے اور میں جلد تر صحت کے ساتھ واپس لوٹوں۔ آمین

ہمارے ربِّ کریم نے جو ذمہ داریاں ہمارے کمزور کندھوں پر ڈالی ہیں اور ان فرائض کی ادائیگی پر جن بشارتوں کا وعدہ کیا ہے وہ ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ ہم کامل اطاعت کے ساتھ، پورے جذبۂ ایثار کے ساتھ، ساری شرائط کے ساتھ، عملِ صالح کے ہر پہلو کو حسین بناتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت کا نمونہ پورے اندرونی اتحاد کے ساتھ اور بنی نوع انسان کی کامل ہمدردی اور خیر خواہی کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کریں اور حضرت خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھالنے والے ہوں۔ یاد رکھیں کہ ہم کسی کے بھی دشمن نہیں سب کے لئے ہی دعائیں کرنے والے ہیں سب کے لئے ہی اپنے ربِّ کریم سے خیر کے طالب ہیں اور پورا بھروسہ رکھتے ہیں کہ ہمارا محبوب خدا دنیا کی نجات کے سامان پیدا کرے گا اور نوعِ انسانی اس کے قدموں میں اکٹھی ہو جائے گی اور اُمّتِ واحدہ بن جائیگی ہر دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار موجزن ہو جائے گا۔

پس آپس میں بھی پیار اور اتحاد سے رہیں اور نوعِ انسانی کے لئے بھی دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے دکھوں کو حقیقی سکھ میں بدل دے۔

جہاں آپ میرے لئے اور جماعت کے لئے دعائیں کر رہے ہوں گے وہاں اپنے عزیز وطن کے لئے بھی دعائیں کریں کہ خوشحالی، استحکام اور ترقیات کے سامان پیدا ہوں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اس کی رحمت کے سایہ میں، اس کی رضا کی جنتوں میں آپ بھی اور ہم بھی اپنی زندگی کے دن گذاریں۔ آمین

آپ کے لئے ہر آن دعائیں کرنے والا
آپ کا امام
خاکسار
مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث

۴ ظہور ۱۳۵۴ ہش
۴ اگست ۱۹۷۵ء

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ ماہ ظہور ۱۳۵۴ ہش
۶ اگست ۱۹۷۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہو چکا ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز طبّی مشورہ اور علاج کی غرض سے کچھ عرصہ کیلئے ملک سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اس سفر میں حضور کا حافظ و ناصر ہو اور اپنے فضل و کرم سے حضور کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور حضور بخیر و عافیت جلد تر ہمارے درمیان واپس تشریف لائیں۔ آمین ثم آمین

اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کو جن خاص رُوحانی نعماء سے نوازا ہے ان میں سے ایک عظیم آسمانی نعمت خلافت ہے جس کی بدولت ہم اللہ تعالیٰ کی تازہ بتازہ تائیدوں، نصرتوں اور فضلوں کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ قبولیتِ دُعا کے نشان دیکھتے ہیں۔ اخوت و محبت کی لڑی میں منسلک ہیں۔ ہمیں ایک مضبوط اور فعال مرکز میسّر ہے اور ہمیں یہ توفیق بھی حاصل ہے کہ ہم متحد اور متفق ہو کر اپنے مزکّیٔ نفس اور بالغ نظر امام کی قیادت میں غلبۂ اسلام کی عظیم مہم میں حصہ لے رہے ہیں اور اس سلسلے میں اپنی حقیر قربانیاں پیش کرنے کی توفیق پا رہے ہیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے حصول کے لئے کوشاں ہیں کہ یہی ایک مومن کا منتہائے مقصود ہے۔

قرآنِ حکیم کی آیت استخلاف میں اللہ تعالیٰ نے اعمالِ صالح بجا لانے والے مومنوں سے نعمتِ خلافت کا وعدہ دیتے ہوئے اسے تمکینِ دین کا ذریعہ قرار دیا ہے اور اس کے ذریعہ حالتِ خوف کو امن سے بدل دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ ہم سب گواہ ہیں اس امر کے کہ یہ وعدۂ الٰہی جس طرح پہلے پورا ہوتا رہا اسی طرح خلافتِ احمدیہ کے ہر دور اور زمانہ میں بھی خدا کے فضل سے پُورا ہُوا ہے۔

اِس نعمتِ عظمیٰ کی قدر و قیمت صرف ہم ہی محسوس نہیں کرتے بلکہ وہ لوگ بھی محسوس کرتے ہیں جو اِس سے محروم ہیں اور وہ یہ اعتراف کرتے ہیں کہ:۔

"احمدی جماعت کا امام زندہ ہے۔ اسی باعث اس جماعت کا ایک مرکز قائم ہے اور مرکز کے زندہ اور مضبوط ہوتے ہی کا یہ کرشمہ ہے کہ احمدی جماعت کے تمام ادارے دینی ہوں یا قومی سب کے سب شاہراہِ ترقی پر گامزن ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ہماری اصل کمزوری یہی ہے کہ ہمارا کوئی مرکز نہیں ہے اور مرکز نہ ہونے کی وجہ سے ہی قوم عدم تنظیم کا شکار ہے اور پھر اس کے باعث تمام خرابیاں پیدا ہوتی ہیں"۔

(ہفت روزہ "رضاء کار" لاہور ۸ رجون ۱۹۶۵ء)

بلاشبہ ہر سچّا احمدی اِس عظیم آسمانی نعمت کی برکات اور اس کی قدر و قیمت سے آگاہ ہے۔ لیکن لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ کے ارشادِ خداوندی کے ماتحت ہمیں شکر گذاری کے عملی احساس کے طور پر ہر وہ طریق اور ذریعہ بروئے کار لانا چاہیئے جو ہمارے بس اور اختیار میں ہے۔ تبھی ہم لَاَزِیْدَنَّکُمْ کے خدائی وعدے کے پُورا ہونے کے حقیقی معنوں میں مستحق قرار پا سکتے ہیں۔ اِس سلسلے میں جہاں یہ ضروری ہے کہ ہم خلیفۂ وقت کی جاری فرمودہ تمام تحریکوں پر انشراحِ صدر اور دلی اخلاص کے ساتھ لبیک کہیں اور انہیں کامیاب بنانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ وہاں ہمارا سب سے بڑھ کر ضروری اور اہم فرض یہ ہے کہ ہم اپنے امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و عافیت، درازیٔ عمر اور حضور کے مقاصدِ عالیہ کے پُورا ہونے کے لئے پوری دلسوزی، جوش اور اخلاص کے ساتھ التزاماً اللہ تعالیٰ کے حضور دُعائیں کرتے رہیں اور دِل میں کامل یقین رکھیں کہ:۔

"دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے بلکہ اسبابِ طبعیہ کے سلسلے میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے"۔

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کئی بار فرمایا ہے کہ جماعت احمدیہ اور اِس کا امام ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔ انہیں ایک دُوسرے سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ جماعت اپنے پیارے امام کو اپنے لئے منبعٔ خیر و برکت اور حصارِ عافیت سمجھتی ہے اور خلیفۂ وقت ہر آن اور ہر وقت احبابِ جماعت کے لئے درد بھرے دل سے دُعاؤں میں مصروف رہتا ہے۔ اس کے دل میں اپنی جماعت کے متعلق جو جذبات و احساسات موجزن رہتے ہیں، ان کا کسی قدر اندازہ سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ان الفاظ سے ہو سکتا ہے جو حضور نے ایک موقع پر سفر یورپ اختیار کرتے ہوئے رقم فرمائے تھے۔ حضور نے فرمایا:۔

"تم نہیں جانتے بلکہ تم اندازہ بھی نہیں کر سکتے کہ مجھے کس قدر محبت تم سے ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میں زندگی میں یا موت میں تمہارا ہی ہوں۔ تمہاری بہبودی میرے دل کی عین خواہش ہے اور تمہارا دنیوی اور روحانی منزلِ مقصود تک پہنچنا میری واحد تمنّا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آؤ ہم خدا سے دُعا کریں کہ وہ ہمیں کامیابی کی راہ پر چلائے۔ اے میرے بھائیو! اور بہنو! خدا کی برکتیں تم پر ہوں جہاں کہیں تم ہو اور جس حالت میں بھی تم ہو خدا تمہارے ساتھ ہو"۔

یقیناً یہی جذبات و احساسات آج سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہیں۔ ان احساسات کا جواب احسان مندی کے جذبات کے ساتھ ہم اسی طرح دے سکتے ہیں کہ ہم نہایت خضوع و خشوع کے ساتھ التزام اور توجہ سے اپنے شافی خدا تعالیٰ کے حضور یہ دُعائیں کریں کہ وہ حضور ایدہ اللہ کو محض اپنے خاص فضل و کرم سے کامل و عاجل شفاء بخشے۔ سفر و حضر میں اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور جلد وہ مبارک وقت لائے جبکہ حضور صحت کاملہ کے ساتھ ہمارے درمیان واپس تشریف لائیں۔ آمین ثم آمین

اللہ نگہبان، خُدا حافظ و ناصر

مندرجہ ذیل دُعائیہ اشعار جو حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے ۱۹۳۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے سفر انگلستان کیلئے روانگی کے موقع پر کہے تھے آج ہر احمدی کے دِل کی آواز ہیں:۔

جاتے ہو مری جان، خدا حافظ و ناصر
اللہ نگہبان، خدا حافظ و ناصر

ہر گام پہ ہمراہ رہے نصرتِ باری
ہر لمحہ و ہر آن خدا حافظ و ناصر

پہرہ ہو فرشتوں کا قریب آنے نہ پائے
ڈرتا رہے شیطان خدا حافظ و ناصر

سر پاک ہے اغیار سے دل پاک نظر پاک
اے بندۂ سُبحان خدا حافظ و ناصر

محبُوبِ حقیقی کی امانت سے خبردار
اے "حافظِ قرآن" خدا حافظ و ناصر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت خداوندی کا ایمان افروز منظر۔ ہجرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل مربی سلسلہ

خبر ہے کہ اسلامی ممالک کے وزراء خارجہ کی حالیہ کانفرنس کے اختتام پر جدہ میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ تمام رکن ممالک پانچ سال کے بعد پندرھویں صدی ہجری کے آغاز کے موقع پر واقعہ ہجرت کی چودہ سو سالہ عالمی تقریبات منائیں گے۔ منشور کے اعلامیہ کے مطابق اسلامی سیکرٹریٹ کو اس سلسلہ میں تیاری کی ہدایت کی گئی ہے۔

تاریخ اسلام میں واقعہ ہجرت ایک نمایاں باب ہے۔ اسلامی سن کا شمار واقعہ ہجرت ہی سے شروع ہوتا ہے ہجرت کا واقعہ تاریخ اسلام میں آئندہ کے لئے کئی فتوحات کا پیش خیمہ تھا ہجرت رسولؐ سے اسلام کو شوکت حاصل ہوئی یہ واقعہ غلبۂ اسلام تھا اور کفار کے لئے شکست کا دن۔

ہجرت کا مہتم بالشان قصہ یوں ہے۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ کے چودھویں سال کا آغاز تھا۔ صحابہ کرامؓ قریش مکہ کے مظالم کی وجہ سے حبشہ اور مدینہ کی طرف ہجرت کر کے چلے گئے تھے۔ اب قریش مکہ کا سلوک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہلے سے بھی زیادہ انتہائی تلخ ہو چکا تھا۔ ان حالات میں حضرت ابوبکرؓ اکثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتے کہ یا رسول اللہ! ہجرت کیجئے! مگر آپ فرماتے کہ مجھے ابھی تک خدا تعالیٰ کی طرف سے اجازت نہیں ہوئی قریش مکہ کا جذبۂ انتقام پہلے سے بھی زیادہ بڑھ گیا کیونکہ مدینہ سے اطلاعات آ رہی تھیں کہ یہاں بھی صحابہ کرامؓ نے تبلیغ اسلام کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے اور اس کے نتیجہ میں کئی لوگ اسلام قبول کر رہے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مصعب بن عمیرؓ کو مدینہ منورہ میں مبلغ مقرر کیا آپ کی شبانہ روز مساعی سے مدینہ منورہ کے ہر گھرانے میں اسلام کا چرچا تھا۔ یہود کے محلوں میں بھی اسلام کا تذکرہ ہونا شروع ہو گیا۔ اہل مکہ نے ان حالات کی بناء پر دیکھا کہ مکہ سے تقریباً تمام مسلمان مدینہ کو چلے گئے ہیں اور وہاں اس نئے مذہب کی تبلیغ بڑے شد و مد سے ہو رہی ہے اور اب مکہ سے باہر بھی اسلام کا محاذ مضبوط ہو رہا ہے ان حالات کی بناء پر قریش نے آخری فیصلہ کرنے کے لئے "دار الندوہ" یعنی قومی مشورہ گاہ میں ایک اجتماع کیا جس میں اشراف قریش یعنی معززین قریش نے شمولیت کی اور اس میں خاندان بنی عبد شمس بنی نوفل، بنی عبد الدار، بنی اسد، بنی مخزوم اور بنی سہم شریک ہوئے اس تاریخی اجلاس میں گو تقریباً سو نامور اور مشہور اشخاص نے شرکت کی۔ مگر عتبہ، ابو سفیان، جبیر بن مطعم، نضر بن حارث اور ابوجہل نے اس باہمی مشورہ میں بڑے جوش سے حصہ لیا۔ ہر ایک لیڈر نے اپنی رائے پیش کرتے ہوئے کہا کہ اب محمدؐ کا معاملہ بہت ہی بڑھ گیا ہے۔ ایک نے کہا محمدؐ کو پکڑ کر گلے میں زنجیر ڈال دی جائے اور ایک تاریک کمرہ میں قید کر دیا جائے وہیں دم دے دیگا۔ دیگر نجدی لیڈر بولا یہ مناسب نہیں اس کو فوراً ختم کرنا چاہیئے۔ قید کرنے سے اس کی خبر باہر نکل جائے گی۔ ایک لیڈر بولا

نخرجه من بين اظهرنا فننفيه من بلادنا اس کو یہاں سے باہر نکال دیں اور اپنے ملک سے جلا وطن کر دیں اس تجویز کے جواب میں کہا گیا

ما هذا لكم برأي الم تروا حسن حديثه وحلاوة منطقه وغلبته على قلوب الرجال بما يأتي به

یہ رائے بھی ٹھیک نہیں ہے کہ تم محمدؐ کی شیریں اور دلکش گفتگو کو نہیں جانتے۔ اس کی گفتگو اور دلیل کا اثر دلوں پر ہوتا ہے

فيغلب عليهم بذلك من قوله وحديثه حتى يتابعوه عليه

اس کے نتیجہ میں وہ اپنی بات سے ان پر غلبہ حاصل کر لے گا اور لوگ اس کی اتباع کرنے لگ جائیں گے

دبروا فيه رأياً غير هذا۔

اس کے علاوہ کوئی اور فیصلہ کن امور اور تجویز پر غور کیا جائے۔ اس پر ابوجہل نے مخاطب ہو کر کہا۔

ارى ان نأخذ من كل قبيلة فتى شاباً جليداً نسيباً وسيطاً فينا ثم نعطي كل فتى منهم سيفاً صارماً، ثم يعمدوا اليه فيضربوه ضربة رجل واحد فيقتلوه، فنستريح منه فانهم اذا فعلوا ذالك تفرق دمه في القبائل جميعاً فلم يقدر بنو عبد مناف على حرب قومهم جميعاً فرضوا منا بالعقل فعقلناه لهم۔

میری رائے یہ ہے کہ ہر قبیلہ میں سے ایک ایک بہادر صاحب نسب جوان لیا جائے ہر جوان کو تیز تلوار دی جائے اور وہ سب محمدؐ کے قتل کا ارادہ کرنے کے لئے عزم صمیم کر لیں اور اس کو قتل کر دیا جائے اس طرح ہم اس فتنہ سے آرام حاصل کر لیں گے۔

. . . .

. . . .

... اس تجویز پر عمل کرنے کے نتیجہ میں اس کا خون تمام قبائل میں بٹ جائے گا۔ بنو ہاشم تمام قبائل کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اور وہ ہم سے دیت پر راضی ہو جائیں گے جو ان کو دے دی جائیگی سب نے بالاتفاق کہا

هذا هو الصواب

اس رائے اور تجویز پر سب کا اتفاق ہے۔

(۲)

خدا تعالیٰ نے قریش مکہ کی ان تمام تجاویز اور منصوبہ کا ذکر یوں بیان فرمایا ہے

وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ۔

یعنی وہ وقت یاد کر جب کفار تیرے قید کرنے یا قتل کرنے یا جلاوطن کرنے کا منصوبہ کر رہے تھے ادھر یہ لوگ سازش کر رہے تھے ادھر خدا اپنی تدبیر کر رہا تھا اور خدا کی تدبیر ہی بہتر ہوا کرتی ہے۔

چنانچہ قریش نے اپنے فیصلہ کے مطابق تیاری کر لی۔ دوسری طرف خدا تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو ارشاد فرمایا کہ آج کی رات آپ مکہ میں نہ گذاریں اور ہجرت کر جائیں۔

اس خدائی حکم پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ کے گھر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ مجھے ہجرت کی اجازت کا حکم ربانی مل گیا ہے حضرت ابوبکرؓ سنتے ہی بولے۔

"الصحبة یا رسول اللہ" یعنی رسول اللہ مجھے بھی ساتھ لے چلیں۔ حضور نے فرمایا ہاں۔ حضرت ابوبکرؓ اس اعزاز پر رو پڑے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اس ہجرت کے انتظار اور تیاری میں دو اونٹنیاں پال رکھی ہیں ایک ان میں سے آپ قبول فرمائیں۔ آنحضرتؐ نے قیمتاً لینا قبول فرمایا۔ ہجرت کی تیاری شروع ہو گئی۔ حضرت ابوبکرؓ نے ہجرت کے جملہ امور بڑی سرعت اور حکمت عملی سے طے کئے اور یہ فیصلہ ہوا کہ رات کو غار ثور میں اکٹھے ہوں گے جو مکہ سے جنوب کی طرف تین میل کے فاصلہ پر ایک بنجر پہاڑی کی بلندی پر واقع ہے۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اہل مکہ کی امانتیں تھیں آپ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ امانتیں تمہارے سپرد ہیں یہ امانتیں تم اصل مالکوں کے سپرد کر کے پھر مکہ سے نکلنا۔ میں آج کی رات خدائی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حکم کے مطابق مکہ میں نہیں گذاروں گا۔ تم میری چارپائی پر میری سبز چادر لپیٹ کر سو رہنا۔

رات تاریک تھی قریش مکہ نے اپنے منصوبہ کے مطابق حضور کے گھر کا محاصرہ کر لیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان محاصرین کے حالات کا جائزہ لیتے رہے جب آپ نے دیکھا کہ ان پر اونگھ طاری ہے تو آپ فوراً گھر سے سورہ یاسین کی ابتدائی آیات جو ذیل میں درج ہیں پڑھتے ہوئے گھر سے نکلے۔

یٰس والقرآن الحکیم
انک لمن المرسلین
علی صراط المستقیم
تنزیل العزیز الرحیم
لتنذر قوما ما انذر
آباءھم فھم غافلون
لقد حق القول علی
اکثرھم فھم مقمحون
وجعلنا من بین ایدیھم
سدا ومن خلفھم
سدا فاغشیناھم
فھم لا یبصرون۔

"اے انسان کامل! ہم حکمت والے قرآن کو بطور شہادت پیش کرتے ہیں یقیناً تو رسولوں میں سے ہے اور سیدھے راستہ پر ہے قرآن غالب اور بے انتہا رحم کرنے والے خدا کی طرف سے نازل کیا گیا ہے تاکہ تو اس قوم کو ہوشیار کرے جن کے باپ دادوں کو ہوشیار نہیں کیا گیا تھا اور وہ غافل پڑے تھے۔ ہمارا قول ان میں سے اکثر کے متعلق پورا ہو گیا چنانچہ وہ ایمان نہیں لاتے ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈالے ہوئے ہیں جو ان کی ٹھوڑیوں تک ہیں اور وہ گردنیں اونچی کئے ہیں ہم نے ان کے آگے اور پیچھے بھی دیوار بنا دی ہے اور ان کو ڈھانک دیا ہے پس وہ دیکھ نہیں سکتے۔" اب آپ جلد جلد بڑے اطمینان سے مکہ معظمہ کی گلیوں سے نکلتے ہوئے غار ثور کی طرف رخ کرتے ہیں پروگرام کے مطابق حضرت ابوبکرؓ بھی آپ کے ساتھ آملتے ہیں دونوں رفیق غار ثور پر پہنچے تو حضرت ابوبکرؓ نے غار کے اندر داخل ہو کر جگہ صاف کی اور غار کے سوراخوں کو بند کیا اور پھر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی غار کے اندر تشریف لے گئے۔

(۳)

رات کی تاریکی غائب ہو گئی صبح نمودار ہوئی قریش نے دیکھا کہ ہمارا شکار ہمارے ہاتھ سے نکل گیا۔ تاریخ کی کتاب طبری میں مذکور ہے کہ قریش مکہ حضرت علیؓ پر غصہ میں ٹوٹ پڑے اس کے بعد وہ حضرت ابوبکرؓ کے گھر آئے حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے پوچھا۔ ابوجہل انتہائی سختی سے پیش آیا۔ فرفع ابوجھل یدہ فلطم خدھا لطمۃ طرحت قرطھا ابوجہل نے ایسا طمانچہ مارا کہ اسماءؓ کے کان کی بالی نیچے گر گئی۔

اب کفار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلتے ہیں۔ مکہ کے ہر گلی و کوچہ میں اور مضافات میں اعلان کر دیا جاتا ہے کہ جو شخص محمدؐ کو گرفتار کر کے لائیگا اسے بہترین قسم کے سو اونٹ انعام دئے جائیں گے۔ اونٹ عربوں کی بہترین جائداد اور دولت ہے۔ لہذا۔ اونٹ کے گراں قدر انعام کی لالچ میں کئی تیز سوار اور صحرائی راستہ کے ماہر اپنے گھروں سے تعاقب کے لئے نکلے۔ دوسری طرف آپ کی تلاش میں ایک کھوجی آپ کے پاؤں کے نشان دیکھتے دیکھتے غار ثور پر پہنچ گیا اور کہنے لگا کہ یہاں تک کے نشان ملتے ہیں۔ خدائی تدبیر سے اتنی رات غار کے دہانے پر مکڑی نے جالا تن دیا اور کبوتری نے وہاں انڈے دے دئے کھوجی کی نشاندہی پر کفار مکہ مسکرا دئے۔

ایک شخص نے کہا کہ ذرا اس غار کے اندر بھی دیکھ لو! دوسرا بولا کچھ عقل کی بات کرو اگر کوئی اندر جاتا تو یہ جالا رہ سکتا تھا انسانی کوشش اپنی جگہ تدبیر کر رہی تھی مگر نصرت خداوندی اپنی جگہ تدبیر کر رہی تھی۔

حضرت ابوبکرؓ اس واقعہ کو ہمیشہ سنایا کرتے تھے کہ میں ان کی باتوں کو سن رہا تھا مجھے خدشہ تھا کہ اگر انہوں نے جھک کر دیکھا تو دشمن اپنے منصوبہ میں کہیں کامیاب نہ ہو جائے مگر رسول خدا نے میرے اس خدشہ کے پیش نظر فرمایا

لاتحزن ان اللہ
معنا۔

اے ابوبکر مت غم کرو یقیناً نصرت خداوندی ہمارے ساتھ ہے یہ وہ عظیم اور معرکۃ الآراء واقعہ ہے جس کا ذکر قرآن کریم میں یوں بیان ہوا ہے:۔

الا تنصروہ فقد
نصرہ اللہ اذ اخرجہ
الذین کفروا ثانی
اثنین اذ ھما فی
الغار اذ یقول لصاحبہ
لا تحزن ان اللہ
معنا فانزل اللہ
سکینتہ علیہ
وایدہ بجنود لم
تروھا وجعل کلمۃ
الذین کفروا السفلیٰ
وکلمۃ اللہ ھی
العلیا واللہ عزیز
حکیم ۔ التوبۃ ع

"اگر تم اس رسول کی مدد نہ کرو تو یاد رکھو کہ اللہ اس کی اس وقت بھی مدد کر چکا ہے۔ جب کہ اسے کافروں نے دو میں سے ایک کی صورت میں نکال دیا تھا۔ جب کہ دونوں غار میں تھے اور جب کہ وہ اپنے ساتھی ابوبکرؓ سے کہہ رہا تھا کہ غم نہ کر خدا یقیناً ہمارے ساتھ ہے پس خدا نے اس پر اپنی سکینت نازل کی اور اس کی ایسے لشکروں سے مدد کی جن کو تم نہیں دیکھتے تھے اور ان لوگوں کی بات کو نیچا کر دیا جنہوں نے کفر کیا تھا اور اللہ کی بات ہی اونچی ہو کر رہتی ہے اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔"

غار ثور میں حضرت خداوندی کا ذکر حضرت علیؓ نے اپنے ایک شعر میں یوں فرمایا ہے ؎

فبات رسول اللہ فی الغار آمنا
موقی وفی حفظ الالہ وفی ستر

رسول اللہ نے غار ثور میں کامل اطمینان سے رات گزاری اور حفاظت ربانی آپ کو حاصل تھی۔

(۴)

تین دن تک تعاقب کرنے والے اپنی کوششوں میں ناکام ہو گئے۔ چوتھی شب کو پروگرام کے مطابق دو اونٹنیاں آئیں ایک پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ سوار ہوئے دوسری پر عامر بن فہیرہ اور عبداللہ بن اریقط جو اس راستہ کے واقف تھے سوار ہوئے اس تاریخی اور مقدس قافلہ نے غیر معروف راستہ بحر احمر کے ساحل کا اختیار کیا کسی راہرو نے مکہ میں آکر مشہور کر دیا کہ میں نے مدینہ کے راستہ پر اس قسم کا ایک قافلہ دیکھا ہے۔ سراقہ بن جعشم نے سنتے ہی اس امر کا عزم صمیم کر لیا کہ میں۔۔ اونٹوں کا انعام حاصل کروں گا چنانچہ اس نے اپنے تیز رفتار گھوڑے کو لیا اور وہ راستہ اختیار کیا جس طرف کی اسے راہنمائی کی گئی تھی۔

سراقہ نے دور سے پہچان لیا کہ یہی قافلہ میرا شکار ہے اس نے گھوڑے کو غیر معمولی تیز کیا لیکن تیزی میں گھوڑا گر گیا اس نے ترکش سے فال کے تیر نکالے فال آگے بڑھنے کے حق میں نہ نکلی۔ مگر حرص اور لالچ غالب تھا اس لئے اس نے دوبارہ سوار ہو کر گھوڑے کو تیز کیا گھوڑے نے پھر ٹھوکر کھائی اور زمین پر گر گیا۔ دوبارہ فال نکالی تو پہلا جواب ہی ملا کہ یہ کام ہرگز نہ کرو مگر انہوں نے گھوڑے پر سوار ہو کر اسے تیز کیا۔ مگر گھوڑے کے پاؤں گھٹنوں تک ریت میں دھنس گئے اور غبار کا ایک بگولا اٹھا۔ اس پر سراقہ کو یقین ہو گیا کہ میں نے غلط قدم اٹھایا ہے۔ تائید ایزدی اس شخص کے ساتھ ہے۔ یہ شخص اپنے مقصد میں ضرور کامیاب و کامران ہو گا۔ سراقہ نے بلند آواز سے پکارا

انا سراقۃ بن جعشم
انظرونی اکلمکم
فواللہ لا اریبکم ولا
یاتیکم منی شیء تکرھونہ

میں سراقہ بن جعشم ہوں مجھے کچھ عرض کرنے کی اجازت دیجئے۔ بخدا میں آپ کو ہرگز کسی فریب میں نہیں ڈالنا چاہتا اور آپ کو مجھ سے کسی قسم کا گزند نہیں پہنچے گا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا

وما تبتغی منا؟

تم ہم سے کیا چاہتے ہو

اس پر سراقہ نے کہا مجھے آپ ایک تحریر دیدیں۔ جب خدا تعالیٰ آپ کو طاقت دے تو یہ تحریر میرے کام آئے گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کو ارشاد فرمایا کہ ایسی تحریر لکھ دیں۔ چنانچہ اسے تحریر لکھ دی گئی۔

جب سراقہ واپس لوٹنے لگا تو

(باقی صفحہ ۵ پر)

قابلِ نمونہ مجالس خدام الاحمدیہ

اگرچہ خدام الاحمدیہ کا سال ختم ہونے میں ابھی تین ماہ باقی ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے درج ذیل مجالس نے مسابقت فی الخیرات کے پیشِ نظر اپنے مجوزہ بجٹ کے مطابق سو فیصد ادائیگی کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان مجالس کے عہدیداران اور دیگر خدام کی اس کوشش کو قبول فرمائے اور اپنے بے پایاں فضلوں کا وارث بنائے۔ ان مجالس کے نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بغرض دعا پیش کر دیئے گئے ہیں۔

دیگر مجالس خدام الاحمدیہ کو بھی اسی روحِ مسابقت کا مظاہرہ کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قسط ۲

۱-	لکماس	ضلع لاہور
۲-	جاہمن	" "
۳-	سانگرہ	" "
۴-	رکھ شیخ کوٹ	" "
۵-	پسرور	ضلع سیالکوٹ
۶-	نارووال	" "
۷-	چندر کے منگولے	" "
۸-	گنجروڑ	" "
۹-	ڈیریانوالہ	" "
۱۰-	کھرپا	" "
۱۱-	بھروکے کلاں	" "
۱۲-	ملیاں والا	" "
۱۳-	رحمن آباد	ضلع گوجرانوالہ
۱۴-	سکھیکی	" "
۱۵-	مریدکے	ضلع شیخوپورہ
۱۶-	مرڑھ بلوچاں	ضلع شیخوپورہ
۱۷-	۳۵ جنوبی	" سرگودھا
۱۸-	روڈہ تلڑبالی	" "
۱۹-	ڈیرہ جاتن	" "
۲۰-	۴۰ ج ب شہبازپور	" لائلپور
۲۱-	۶۷ ر-ب	" "
۲۲-	ٹھٹھہ کالو	" "
۲۳-	۳۱۲ ج-ب	" "
۲۴-	۴۲۶ ج-ب کلاں	" "
۲۵-	۲۹۶ ج-ب	" "
۲۶-	۲۷۵ ر-ب	" "
۲۷-	۲۷۶ گ-ب	" "
۲۸-	۱۳۲ گ-ب	" "
۲۹-	۳۳ ج-ب	" "
۳۰-	تاندلیانوالہ	" "

پتہ درکار ہے

مکرم محمد افضل صاحب بٹ وصیت ۱۱۸۲۵ ولد میاں فضل کریم صاحب قوم بھٹی راجپوت ساکن کڑیانوالہ نے ۱۹۵۸ء میں نیروبی مشرقی افریقہ سے ۱۰۰/- شلنگ ماہوار آمد پر وصیت کی تھی۔ اگر کسی صاحب کو ان کا موجودہ پتہ معلوم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو دفتر ہذا کو پتہ سے مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم عبدالرحمٰن صاحب چک نمبر ۱۶۹ ڈاکخانہ ڈاہرانوالہ ضلع بہاولنگر نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری علی شیر صاحب مرحوم وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۱۵/۲۰ واقع محلہ دارالرحمت ربوہ مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں۔

(۱) شریفاں بی بی صاحبہ (۲) رشیدہ بی بی صاحبہ (۳) نذیراں بی بی صاحبہ (۴) امینہ بی بی صاحبہ (۵) بشیراں بی بی صاحبہ دختران مرحوم۔

استدعا ہے کہ پلاٹ مذکورہ باہم تمام وارثان میں بحصص شرعیہ منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرما دیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

۲۴-۲۵-۲۶ اخاء/اکتوبر ۱۳۵۴ہش ۱۹۷۵ء بمقام ربوہ

مجالس خدام الاحمدیہ اور جملہ اراکین خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع امسال ۲۴-۲۵-۲۶ اکتوبر بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز۔

جملہ مجالس اور اراکین مجالس ابھی سے اس میں شمولیت کی تیاری شروع کر دیں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈریس مطلوب ہے

مکرم محمد عطاء اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول قلات اگر خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو مہربانی کر کے دفتر ہذا کو مطلوبہ ایڈریس ارسال فرمائیں۔ (ناظم تشخیص جائیداد موصیاں صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

خالی اسامیاں

اسسٹنٹ (Ministerial) اور اپر ڈویژن کلرکوں کے لئے درخواستوں کے بھیجنے کی آخری تاریخ ۱۵ اگست ۷۵ء تک۔ مجوزہ فارم ڈائریکٹر جنرل Meteorological Services کراچی اور ریجنل Meteorogical Centre کراچی/لاہور۔ ڈپٹی ڈائریکٹر upper Atmospheric کوئٹہ اور ڈپٹی ڈائریکٹر Geophysical Centre Research Station پشاور سے حاصل کریں۔ تعلیمی معیار گریجوایٹ اور انٹرمیڈیٹ۔ مزید تفصیلات۔ تنخواہ اور ضروری کوائف کے لئے ملاحظہ فرمائیں پاکستان ٹائمز مورخہ ۳/۸/۷۵ صفحہ ۷ کالم ۶-۷۔

(ناظر تعلیم)

دعائے مغفرت

خاکسار کے والد محترم شہاب الدین صاحب بھٹی قریباً اڑھائی ماہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۱۴ جولائی بروز سوموار بوقت نو بجے شب بعمر قریباً اسی سال میرپور خاص میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم نہایت ہی نیک، متقی اور دعا گو بزرگ تھے۔ تہجد گزار تھے۔ قرآن مجید کی تلاوت پر مداومت اختیار کرنے والے تھے۔ خلیفۂ وقت کے ساتھ والہانہ محبت اور مرکز سلسلہ کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔ موصی تھے۔ امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد ڈویژن کے ارشاد پر آپ کو بشیرآباد میں امانتاً دفن کیا گیا۔ نماز جنازہ مکرم محمد صدیق صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول بشیرآباد نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں کثیر تعداد میں مقامی اور قرب و جوار کے احمدی احباب نے شرکت کی اور ہر طرح تعاون کیا۔ فجزاھم اللہ خیراً۔

مرحوم نے چھ لڑکے دو لڑکیاں اور کثیر تعداد میں پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ مرحوم کی بلندیٔ درجات اور مغفرت کے لئے دعا کریں۔ نیز دعا کریں کہ مولا کریم صدمہ رسیدہ خاندان کو صبر نصیب فرمائے اور مرحوم کی ذات سے جو برکات وابستہ تھیں وہ قائم رہیں۔ (آمین)

(عبدالعزیز بھٹی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نواز آباد فارم ضلع حیدرآباد۔ سندھ)

ہجرتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم (بقیہ صفحہ ۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کشف کی بنا پر سراقہ کو فرمایا۔ "اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تیرے ہاتھوں میں کسریٰ کے شاہی کنگن ہوں گے"۔ سراقہ نے حیران ہو کر کہا "کسریٰ بن ہرمز شہنشاہِ ایران؟" آپ نے فرمایا "ہاں"۔ چنانچہ حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں مسلمانوں کے ہاتھوں مدائن فتح ہوا تو کسریٰ کا شاہی تاج اور زیور حضرت عمر فاروقؓ کے سامنے رکھے گئے حضرت عمرؓ نے ارشاد فرمایا سراقہ کو فوراً حاضر کیا جائے پھر اسکے ہاتھوں

مجلس انصار اللہ کا چندہ ماہ بماہ ادا کر کے ممنون فرمائیں۔ (قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدحِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں خاص نعتیہ مشاعرہ

تمام احمدی شعراء سے مخلصانہ درخواست

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ نے اس تجویز کو منظور فرمایا ہے کہ ربوہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں ایک نعتیہ مشاعرہ منعقد ہو جس میں تمام احمدی شعراء اپنا اپنا کلام پیش کریں۔ اس مشاعرہ کے لئے حضور کی منظوری سے ۳۰ اکتوبر ۱۹۷۵ء بروز جمعرات کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ جملہ احمدی شعراء اس مبارک تجویز کو نہایت شوق سے پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔ شعراء کرام کے نام علیحدہ علیحدہ درخواست بھی بھجوائی جا رہی ہے۔ جو دوست اس موقعہ پر خود حاضر نہ ہو سکیں وہ اپنا کلام بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

زمیندارہ جماعتوں کو مستعد بنانے کی خاص جدوجہد کی جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ فرمودہ ۲۲ تبلیغ (فروری) ۱۳۵۴ہش / ۱۹۷۵ء میں سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں سمجھتا ہوں کہ آئندہ جماعت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہمیں زمیندارہ جماعتوں کو مستعد بنانا پڑیگا۔ اور انہیں یہ احساس دلانا پڑے گا کہ زمیندارہ آمد سے اللہ تعالیٰ کے سلسلہ کی ضروریات کو پورا کریں جو یکدم بڑھ گئی ہیں۔"

(الفضل ۱۳ مارچ ۱۹۷۵ء)

اجناس کی قیمتیں بڑھ جانے کی وجہ سے زمیندار اصحاب کی آمد میں خدا کے فضل سے خاصا اضافہ ہو چکا ہے اس لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشاد کو مد نظر رکھتے ہوئے زمیندارہ جماعتوں کو مستعد بنانے اور انہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور زیادہ قربانی پیش کرنے کا احساس دلانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے اللہ تعالیٰ ان کوششوں میں برکت ڈالے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

اخبار الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے دورہ

اخبار الفضل کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی کو مندرجہ ذیل مقامات پر بغرض دورہ بھجوایا جا رہا ہے:۔

اوکاڑہ۔ ساہیوال۔ وہاڑی منڈی۔ ہارون آباد۔ بہاول نگر۔ بہاولپور۔ ملتان مظفر گڑھ۔ لیہ۔ علی پور گھلواں۔ رحیم یار خان۔ سکھر روہڑی۔ شکار پور جیکب آباد لاڑکانہ۔ خیر پور میرس۔ گرونڈی۔ نواب شاہ۔ شہداد پور۔ سانگھڑ حیدر آباد کوٹری۔ بدین۔ میر پور خاص۔ کنری۔ محمد آباد۔ نوکوٹ۔

مکرم خواجہ صاحب ان مقامات کے علاوہ گرد و نواح کے مقامات پر بھی جائیں گے متعلقہ جماعتوں کے امراء کرام، صدر صاحبان اور دیگر عہدیداران نمائندہ الفضل سے پورا پورا تعاون فرمائیں تا الفضل کی اشاعت میں مزید اضافہ ہو سکے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذیل کا قیمتی ارشاد احباب جماعت کے ہمیشہ مد نظر رہنا چاہئے حضور فرماتے ہیں:۔

"آج لوگوں کے نزدیک "الفضل" کوئی چیز نہیں مگر وہ دن آ رہے ہیں... جبکہ الفضل کی ایک ایک جلد کی قیمت کئی کئی ہزار روپے ہوگی لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔" (مینیجر الفضل ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی

تکمیلِ اشاعتِ دین کا اہم کام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا

"اس زمانہ کی یہ ایک حقیقت حیاتِ انسانی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے قرآن کی آخری اور ہر لحاظ سے مکمل شریعت نازل کر کے ہر پہلو اور ہر جہت سے دین کی تکمیل کر دی لیکن تکمیل اشاعت دین یعنی ساری دنیا میں اسلام کی کامیابی اور غلبہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارات کے مطابق آخری زمانہ میں حضرت مہدی معہود علیہ السلام کی جماعت کے ذریعہ مقدر تھا۔ سو یہ پہلو آج ہمارے ذریعہ پورا ہو رہا ہے۔"

اس کام کو جلد پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" میں اپنے وعدوں کی بروقت مرحلہ وار ادائیگی کرنا بہت ضروری ہے۔ تمام وعدہ کنندگان اس کا خیال رکھیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

اموال کو بڑھانے کا قرآنی نسخہ

ارشاد ربانی ہے وَمَآ اٰتَیْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّیَرْبُوَا فِیْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا یَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ اٰتَیْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ○ (روم ع) یعنی جو روپیہ تم سود حاصل کرنے کے لئے دیتے ہو تا کہ لوگوں کے مالوں میں وہ بڑھے تو وہ روپیہ اللہ کے حضور نہیں بڑھتا اور جو تم اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے زکوٰۃ کے طور پر دیتے ہو تو یاد رکھو کہ اس قسم کے لوگ خدا کے ہاں (روپیہ) بڑھا رہے ہیں۔

دیکھا گیا ہے کہ بعض صاحب نصاب احباب کی طرف سے بھی زکوٰۃ وصول نہیں ہوتی۔ ممکن ہے کہ مسائل سے لاعلمی کے باعث اس کی ادائیگی نہ فرما رہے ہوں۔ آپکی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ زکوٰۃ کا نصاب ۵۲½ تولہ چاندی یا اس کی مالیت کے برابر سونا یا نقدی ہے اگر سال بھر یہ پاس رہے تو اس پر اڑھائی فیصدی کے حساب سے زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے۔ آجکل ۵۲½ تولہ چاندی کی قیمت پونے چھ صد روپیہ بنتی ہے۔ زیورات کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ کا ارشاد ہے کہ جو زیور خود پہنا جائے دوسروں کو پہننے کے لئے نہ دیا جائے اس میں زکوٰۃ دینا بہتر ہے کہ وہ اپنے نفس کے لئے مستعمل ہوتا ہے اور فرمایا کہ اس پر ہمارے گھر میں عمل کرتے ہیں اور ہر سال کے بعد اپنے موجودہ زیور کی زکوٰۃ دیتے ہیں۔ پس تمام صاحب نصاب بھائیوں بہنوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ حسب نصاب زکوٰۃ ادا کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔ (ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

کلیرنس سیل

گاہکوں کیلئے سنہری و عمدہ موقعہ

ہماری دکان پر چھ اگست تا پندرہ اگست مندرجہ ذیل پارچات کی کلیرنس سیل ہوگی۔ ولی شفون۔ فلیٹ و کرسٹل پرنٹ۔ وائل لان و امیر پرنٹ۔ کاٹن شمامہ۔ چادر سوتی۔ یونیورسل۔ جین۔ زین۔ ٹسر۔ وزیرک پرنٹ۔ ہیمنٹن پلین۔ بیٹا۔ سن فرائز۔ KT شرٹنگ چیک۔

مومن کلاتھ ہاؤس

گولبازار۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

قائدین کرام! کیا آپ کی مجلس تدریجی بجٹ پورا کر چکی ہے؟ (مہتمم مال مرکزیہ)